رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

قادیان روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند معہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳	۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۷۳

فہرست مضامین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

(فرمودہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء)

وہ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر۔ اور یہ یقین کر کے کہ شائد ابھی موت آجائے۔ مرنے کے واسطے طیار رہنا چاہیئے۔ جب اس طیاری کی فکر دامنگیر رہے گی۔ تو اس کا اثر یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائیگا۔ اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کریگا۔ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے جہان میں آرام پائے۔ اگر بے پروائی کریگا۔ اور وقت کی قدر نہیں کریگا۔ تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی جب اس جہان سے رخصت ہوکر دوسرے عالم میں جانا پڑیگا۔ اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہا۔ اور اس عالم میں اس ہم و غم کے نتائج ہیں۔ (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ستمبر۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو لکھنؤ۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب کو سانگلہ ہل بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے بابا محمد حسن صاحب کو کریام ضلع جالندھر بغرض تربیت بھیجا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے سید محمد لطیف صاحب کو انجمن ہائے احمدیہ علاقہ جموں کے معائنہ حسابات و تشخیص بجٹ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

مباہلہ میں شریک ہونیوالے احباب کو اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جماعت احمدیہ کی سچی اور بے مثال عقیدت اور خانہ کعبہ کی عظمت کے اظہار کے متعلق احرار کو مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے۔ اس میں ازراہِ شفقت ایک ہزار یا کم از کم پانچ سو اصحاب کو شامل ہونے کی سعادت بخشنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ تعداد مخلصین جماعت کے مقابلہ میں نہایت قلیل ہے۔ اس لئے پانچ سو یا ایک ہزار کے انتخاب میں کچھ نہ کچھ وقت صرف ہوگا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس مباہلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ اپنے نام فوراً بھجوانا شروع کر دیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی فہرست تیار کر لی جائے۔ اور جس وقت احرار آمادہ ہوں۔ اس وقت فہرست کی تیاری میں وقت نہ صرف کرنا پڑے۔ احباب اپنی درخواستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔

آل انڈیا نیشنل لیگ کی مالی امداد کی ضرورت

قابلِ تعریف ایثار

اس خیال سے کہ دوسرے احباب کو بھی نیکی کی تحریک ہو۔ میں یہ خبر شائع کر رہا ہوں۔ کہ محترمی سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب نے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہندوستان میں تجارت شروع کی ہے۔ اور موجودہ حالات سے متاثر ہوکر انہوں نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ پہلے سودا میں جو منافعہ ہو۔ اس کا تہائی آل انڈیا نیشنل لیگ کو بطور عطیہ دیں گے۔ سیٹھ صاحب موصوف کی طرف سے پرسوں ۱۳۱/۱۲ روپے کا منی آرڈر موصول ہوا ہے۔ میں جہاں احباب سے یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ سیٹھ صاحب موصوف کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت دے۔ اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ وہاں احباب کو اس غرض سے بھی آگاہ کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ ہماری ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور جو کام ہمارے سامنے ہے۔ اتنا اہم ہے۔ کہ یہ ضروری ہے کہ ہمارا مالی شعبہ مضبوط ہو۔ اس لئے جہاں تک ہوسکے۔ وہ زیادہ سے زیادہ رقم بطور عطیہ آل انڈیا نیشنل لیگ کو ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور اس امر کے منتظر رہیں۔ کہ کوئی انہیں

[illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ ستمبر سے ۲۲ ستمبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	عبد الغفور خان صاحب ضلع ہوشیارپور	۸	محمد رفیق صاحب ضلع گجرات
۲	عمر الدین صاحب 〃	۹	محمد لطیف صاحب 〃
۳	غلام فاطمہ صاحبہ سیالکوٹ	۱۰	زہرہ بیگم صاحبہ 〃
۴	سید محمد اسحاق صاحب ضلع دھارواڑ ملک کرناٹک	۱۱	محمد شمیم صاحب جہلم
۵	چوہدری سردار خانصاحب ضلع شیخوپورہ	۱۲	فضل دین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۶	چوہدری نذیر احمد صاحب 〃	۱۳	رائے امیر علی صاحب ضلع جھنگ
۷	محمد عالم صاحب ضلع گجرات	۱۴	منشی نور احمد صاحب سد ضلع جہلم

نتیجہ امتحان درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ بابت ۱۹۳۵ء

مندرجہ ذیل امیدوار درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ کے امتحان منعقدہ ۳۵ء میں کامیاب ہوئے۔

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۱	محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری	۷۲۴/۱۲۰۰	پاس
۲	عبد المالک خان صاحب	۶۶۸	〃
۳	عبد الغفور صاحب جالندہری	۶۸۷	〃
۴	عبد الواحد صاحب سماٹری	۶۷۴	〃
۵	نعمت اللہ صاحب گھاروی	۶۹۴	〃

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پسر جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب یہاں سے عازم حبش ہو گئے ہیں۔ چونکہ جنگ کا امکان ہے۔ اس لئے وہاں کے حالات کچھ تسلی بخش نہیں۔ بہرحال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت روانہ ہو گئے ہیں۔ جملہ احمدی احباب سے استدعا ہے۔ کہ دعا فرمائیں مولا کریم ان کو اپنے بلند مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کا وہاں جانا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے عظمت اور کامرانی کا باعث ہو۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد

اخبار احمدیہ

تلاش گمشدہ

خاکسار کا بھائی مرزا امام بیگ عمر ۲۵-۲۶ سال جو فاتر العقل ہے۔ ایک عرصہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر مجھے اس کی اطلاع کر دیں۔ اور اسے اپنے پاس روک رکھیں۔ یا اگر وہ بھیج سکیں تو کلانور بھیج دیں۔ اخراجات شکریہ کے ساتھ ادا کر دیئے جائیں گے۔ خاکسار مرزا اعظم بیگ کلانور:۔

احمدی از علاقہ (۲) حکیم محمد یعقوب صاحب قیس نجیب آبادی کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن مولوی فاضل قادیان (۳) خاکسار عبد الخالق صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ رہتاس کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ملک عبد الرحیم قادیان (۴) سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے ہم دو بھائی جھوٹے مقدمات میں عرصہ دس ماہ سے سرگرداں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں مولا کریم ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار امیر عالم ساکن کوٹلی ضلع میرپور حال بھمبر (۵) چوہدری ذکار اللہ خان صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بھائی پھیرو ضلع لاہور پر ایک غیر احمدی نے جھوٹا مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار عطار محمد محرر مقبرہ بہشتی قادیان (۶) میری خالہ اہلیہ چوہدری سردار احمد صاحب ضلعدار نہر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ناصرہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب کشمیری گیٹ دہلی:۔ (۷) ایک احمدی بہن مسماۃ کلثوم بیگم صاحبہ جو پورٹ بلیر میں سکونت پذیر ہیں سلسلہ سے خاص تعلق رکھتی ہیں۔ مگر اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

اعلانِ نکاح

۲۰ ستمبر عبد القیوم پسر مولوی محمد ظہور صاحب احمدی ساکنہ پٹیالہ کا نکاح مسماۃ امۃ الرحمان دختر شیخ عبد السبحان صاحب ساکنہ قصبہ سنور سے پانسو روپیہ مہر پر اور مسماۃ امۃ الحی دختر ثانی شیخ عبد السبحان صاحب ساکنہ قصبہ سنور کا نکاح مسمی عبد الحی پسر شیخ عبد الغنی صاحب ساکنہ سنور سے بعوض مبلغ پانسو روپیہ مہر خاکسار نے پڑھا۔ دوستوں سے التجا ہے۔ کہ ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی جائے۔ خاکسار عبد العزیز سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت پٹیالہ

ولادت

(۱) ۱۹ ستمبر میرے نواسہ عزیزم شیخ محمد علی ساکن کمالیہ ضلع لائل پور کے ہاں لڑکا اور ۲۰ ستمبر میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ بچے صاحب عمر اور با اقبال ہوں۔

خاکسار محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ

یوم مسجد شہید گنج پر احرار کی بے حد ذلت و رسوائی

تمام مسلمانوں کے مظاہرہ مسجد شہید گنج کو بے اثر بنانے کیلئے احرار کی شرمناک جدوجہد

احرار اپنی فطرت سے مجبور ہو کر مسجد شہید گنج کے متعلق اظہار رنج والم کے مقررہ دن میں بھی شرارت اور فتنہ پردازی سے باز نہ آئے۔ چنانچہ لاہور کے اس ماتمی جلوس کو جس میں ہر ایک فرقہ کے مسلمان غم واندوہ کی تصویر بنے۔ اور ماتمی نشان لگائے ہوئے شریک ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی بدزبانی اور بدگوئی سے ملوث کر کے فساد کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس موقعہ پر بھی انہیں نہایت ہی ذلیل و رسوا کیا۔ اور مسلمانوں نے ان کی وہ گت بنائی۔ کہ جسے وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

اگرچہ احرار نے جمہور مسلمانوں کی لعنت وملامت سے مجبور ہو کر یہ اعلان کر دیا تھا کہ وہ بھی مسجد شہید گنج کے مظاہرہ میں شریک ہونگے۔ لیکن ان کے سابقہ طریق عمل اور موجودہ روش سے ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ ان کی غرض عوام کو دھوکہ دینا اور مظاہرہ میں فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ اس لئے مجلس مرکزیہ اتحاد ملی اور مجلس اتحاد ملت نے جس کے زیر انتظام ۲۰ ستمبر کا مظاہرہ تجویز ہوا۔ یوم مظاہرہ سے ایک دن قبل اپنے ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کر کے شائع کر دی:۔

"مجلس مرکزیہ اتحاد ملی اور مجلس اتحاد ملت ضلع لاہور کا یہ مشترکہ مشاورتی اجلاس اعلان کرتا ہے۔ کہ ۲۰ ستمبر کے مظاہروں میں مسلمانوں کے ساتھ شمولیت کے فیصلے میں جو مجلس احرار ہند نے کیا ہے۔ اس مجلس کو اس وقت تک مخلص نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک وہ حسب ذیل امور کا اعلان نہ کر دے:۔

(۱) ان کی مجالس حضرت امیر ملت سید پیر جماعت علی شاہ صاحب اور ان کے رفقائے کار کی ہدایات کے مطابق کام کرنے کے لئے تیار ہیں:۔

(۲) وہ مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مطالبہ میں مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس سلسلہ میں جو لائحہ عمل بھی امیر ملت یا ان کے نائب مقرر کریں گے۔ اس پر کاربند رہیں گے مجلس احرار ہند کی سابقہ روش کے پیش نظر مجلس مرکزیہ اتحاد ملی اس قسم کے اعلان کے بغیر اسلامی مظاہروں میں اس کے کارکنوں کی شمولیت کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان سے گزارش کرتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے مظاہروں میں منافقانہ طور پر شامل ہو کر مفاد ملی کو نقصان پہنچانے کا موجب نہ بنیں"

اسی طرح لاہور کی کئی ایک مقتدر جمعیتوں کے نمائندوں کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع کیا گیا۔

"مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں آج تک جو کارہائے نمایاں کئے ہیں وہ پبلک پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں اب یوم احتجاج میں مجلس احرار کا شریک ہونا اس خاص مقصد کے علاوہ کہ مسلمانوں میں افتراق و تشتت اور فتنہ انگیزی پیدا کی جائے۔ اور کچھ نہیں۔ تقدس مآب قبلہ الحاج حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے امیر ملت منتخب ہونے پر اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے آپ پر پورے اعتماد کا اظہار ہونے پر انہیں خطرہ لاحق ہوا۔ کہ کہیں ان کے امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کا وقار نہ کم ہو جائے۔ اسے قائم رکھنے کے لئے احراریوں نے ۱۶ ستمبر کو ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ اور عام مسلمانوں کے یوم احتجاج سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس میں شریک ہونے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ مگر مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مذہبی مطالبہ کا کبھی بھی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ کوئی قرارداد اس قسم کی پاس کی۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ احرار محض اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے اس ماتمی تقریب میں شریک ہو کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کی واگزاری کے مسئلہ کو معرض التواء میں ڈالنے کے لئے مسلمانوں میں افتراق و تشتت پیدا کر کے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے فرزندان توحید سے اسلام اور بانی اسلام جناب رسول صلعم کے نام پر استدعا ہے۔ کہ احراریوں کی فتنہ انگیزی سے محفوظ رہیں۔ اور سوائے مسجد شہید گنج کی واگزاری کے کوئی ریزولیوشن یا کسی جماعت یا گروہ کے خلاف قرارداد یا تقریر نہ ہونے دیں۔ کیونکہ اس سے ہمارا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے ہمیں ہر وقت مسجد شہید گنج کو واگزار کرانا ہے اس لئے ہمیں اصل مقصد پر قائم رہنا نہایت ضروری ہے:۔

مفصل حالات کے لئے ہم نے ایک علیحدہ پوسٹر بھی شائع کیا ہے جس میں احراریوں کی موجودہ شرکت پر پوری پوری روشنی ڈالی گئی ہے:۔

المعـــــلن

میاں محمد رفیق خاور ایم۔ اے۔ سیکرٹری مجلس اتحاد و ترقی۔ لاہور۔ ملک محمد عمر خان مالک افغان بک ڈپو لاہور مولوی محمد اشرف جنرل سیکرٹری آل انڈیا جمعیت تحفظ اوقاف و مساجد لاہور ملک کرم حیدر خان بی اے صدر انجمن مسلم نوجوان ستارہ ہند لاہور۔ ایس احمد چشتی۔ ایڈیٹر گلزار سند لاہور۔ وائس ایڈیٹر آل انڈیا مجلس اتحاد و ترقی لاہور"

لیکن وہ فتنہ پرداز احرار جو اپنے کھوئے ہوئے وقار کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ اس موقعہ پر جبکہ مسلمانوں کا ایک بے مثال اجتماع ہونے والا تھا۔ اپنے ہتھکنڈوں سے کب باز آ سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے چند گرگے مسجد شاہی میں بھیج دیئے اور چند اوباشوں کے ہاتھوں میں ایسے "موٹو" پکڑا کر جن میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز الفاظ لکھے تھے۔ مثلاً یہ کہ "مرزائی اسلام کے دشمن" ہیں۔ یہ ہدایت کر دی۔ کہ وہ جلوس میں شامل ہو جائیں۔ اور وہاں احمدیوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکائیں چنانچہ نہ صرف احرار کے کرایہ پر لئے ہوئے اوباش۔ بلکہ ان کے سرکردہ لیڈروں نے جن میں صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن سے لے کر آلو ہاری تک سب شامل تھے۔ ناخنوں تک کا زور لگایا۔ کہ غم و اندوہ سے نڈھال مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلا کر فساد پیدا کریں۔ لیکن کسی نے ان کی چیخ و پکار کی پرکاہ جتنی بھی پرواہ نہ کی۔ اور نہ کوئی شریف مسلمان ان کی شر انگیزی میں شریک ہوا:۔

جلوس میں اس طرح ناکام و نامراد رہنے کے بعد انہوں نے یہ کوشش کی کہ جلسہ میں اپنی بانگ بے ہنگام بلند کریں۔ اور یہ اعلان کریں۔ کہ مسلمانوں کے جلوس میں انہوں نے چند اجیر بھیج کر اور فتنہ انگیز بکواس کر کے اتنا بڑا اور ایسا عظیم الشان کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کو از سر نو احرار کی کامل اطاعت۔ اور فرمانبرداری کا طوق اپنے گلے میں ڈال لینا چاہیئے۔ اور بلا چون و چرا انہیں اپنا راہ نما تسلیم کر لینا چاہیئے۔ لیکن اس موقعہ پر انہیں ایسی منہ کی کھانی پڑی۔ اور وہ اس قدر ذلیل و رسوا ہوئے کہ تمام عمر یاد رکھیں گے:۔

احرار کے بہت بڑے مداح اخبار "پرتاپ" نے جو اپنے ۲۱ ستمبر کے پرچہ میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلاف احرار کی سرگرمیوں کا ذکر کرتا ہوا یہاں تک لکھ چکا ہے کہ "ہمیں اتنی خوشی ہے

کہ احراری لیڈر اس تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کے ایک دو جلسے بھی اسی سلسلہ میں منعقد ہوئے۔"

گرچہ نہایت مختصر الفاظ میں احرار کے ذلیل ہونے کا ذکر کیا ہے۔ تاہم وہ کافی مطلب خیز ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جلوس کے خاتمہ پر پیر جماعت علی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بہت گڑبڑ پڑ گئی۔ احراریوں اور نیلی پوشوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں طرف سے بید کی چھڑیوں اور گھونسوں کا کھلے طور پر استعمال ہوا۔ نیلی پوشوں نے کئی احراری لیڈروں کی خوب اچھی طرح مرمت کی۔ اور ان کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ نیلی پوشوں اور احراریوں میں پانچ منٹ تک آمنے سامنے لڑائی ہوئی۔ دو اشخاص کو سخت چوٹیں آئیں۔ دو دفعہ تو جلسہ کے بیچ میں لڑائی ہو گئی۔ اور ایک دفعہ جلسہ کے خاتمہ پر۔ جلسہ کے خاتمہ پر مسلمانوں نے احرار کو اچھی طرح پیٹا۔"

احرار کے معاملہ میں "پرتاپ" کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اصل معاملہ کو بہت کم کر کے دکھایا۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے مبالغہ سے کام لیا۔ یا خلاف واقعہ کچھ لکھا۔ جب تمام مسلمانوں میں سے احرار ہی ایسے ہیں۔ جو اس کے لئے خوشی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں۔ تو پھر وہ ان کی ذلت و رسوائی کو بڑھا چڑھا کر کیوں پیش کرنے لگا۔ پس اس نے جو کچھ لکھا خواہ حقیقت کے مقابلہ میں بہت کم ہو تاہم بتا رہا ہے۔ کہ اس موقعہ پر کس طرح احرار کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور انہیں کس قدر ذلیل و رسوا ہونا

پڑا۔ "ترجمانِ احرار" یہ تو سب کچھ شیر مادر کی طرح پی گیا۔ البتہ صرف اتنا اقرار کرنے کے بعد کہ صدر احرار کو جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ مسلمانانِ لاہور کے اس عظیم الشان مظاہرہ کو بے اثر بتانے اور ساری جد و جہد کو بے حقیقت اور بے فائدہ قرار دینے میں مصروف ہو گیا۔ چنانچہ لکھا ہے

"بڑی عجلت سے مقررین نے بے ربط اور بے جوڑ تقاریر ختم کیں۔"

"پبلک کو سب سے زیادہ رنج اور افسوس اس بات کا ہے۔ کہ جن شہیدوں کے نام پر یہ سب کچھ ہوا۔ ان کی نسبت ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا۔ نہ ان کے ورثاء کو خون بہا دلانے کی تجویز ہوئی۔ اور نہ اسیرانِ فرنگ کی رہائی کا مطالبہ ہوا۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ بعض کے مونہہ سے اس وقت نکلا۔ کہ نشستند و گفتند و برخاستند والا مضمون ہوا۔ مسجد شہید گنج کا تو صرف نام معلوم ہوتا تھا۔ یہ تو قصہ ہی اور نکلا۔"

(مجاہد ۲۲ ستمبر)

ان سطور کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ احرار یوم شہید گنج کی اہمیت کو کم کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس میں شریک ہونے کا اعلان محض اس لئے تھا۔ کہ کوئی نہ کوئی شرارت پیدا کر کے ایک طرف تو مسلمانوں کو مبتلائے مصائب و آلام کریں۔ اور دوسری طرف مسجد شہید گنج کے مظاہرہ کو ناکام بنا دیں۔ اگرچہ خدا تعالیٰ نے ان کو مکمل طور پر خائب و خاسر رکھا۔ مگر انہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

اہلِ درد سے بے درد کا سلوک

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہان پور

(۱)

کیا کسی بیدرد کو دردِ فغانِ اہلِ درد — جانِ اہلِ درد پر ہے صبرِ جانِ اہلِ درد

اس سے فرصت ہو تو پھر کچھ اور دیکھا جائیگا — اب تو وہ ہیں اور شوقِ امتحانِ اہلِ درد

ہے قیامت لغویاتِ غیر کی تاثیر بھی — وہ یہ کہتے ہیں غلط ہے داستانِ اہلِ درد

بھول جائیں پند گو صاحب بھی ساری قیل و قال — کچھ دنوں بیٹھیں جو حضرت درمیانِ اہلِ درد

ہے یہ حیرت کیوں نہیں وہ دیکھ لیتے آئینہ — پوچھتے ہیں کون ہے ایذا رسانِ اہلِ درد

چھاؤنی چھائے پڑے ہیں دل میں فکر و رنج و غم — بھر گیا ہے میہمانوں سے مکانِ اہلِ درد

اس کے یہ معنی کہ حالِ دردِ دل یکسر غلط — مسکرا دیتے ہیں وہ سنکر بیانِ اہلِ درد

انکی طرزِ جور کچھ کہتی ہے ان کا ذوق کچھ — آج کل یہ کشمکش ہے اور جانِ اہلِ درد

وہ بگڑ کر کہہ گئے مختار ضبطِ جور پر — دیکھنا ہے اب ہمیں تاب و توانِ اہلِ درد

(۲)

قطع کرتے ہیں تو کر دیں وہ زبانِ اہلِ درد — اشکِ خوں بن بنکے ٹپکیگا بیانِ اہلِ درد

بات وہ کرتا ہے جس سے دل جگر ہوں پاش پاش — چارہ گر بھی بن گیا ایذا رسانِ اہلِ درد

آپ بھی بے مثل ہیں اور آپ کا انصاف بھی — آپ کھلونے ہیں صاحب کیوں نہ بانِ اہلِ درد

سارے عالم سے جدا ہے آپ کا حسنِ سلوک — کیوں نہ ہوں ممنونِ منت حامیانِ اہلِ درد

مدتوں سے سلسلہ جاری ہے ظلم و جور کا — مدتوں سے ہو رہا ہے امتحانِ اہلِ درد

اس سے بے مہری و بیدردی تو فرضِ خاص ہے — جسکی صورت پر بھی ہو جائے گمانِ اہلِ درد

ہوتی رہتی ہیں صلاحیں آتے جاتے ہیں عدو — ہے بڑی لے دے پئے ایذائے جانِ اہلِ درد

مشورے بیسود ساری کوششیں ہیں رائگاں — اب مٹا سکتا نہیں کوئی نشانِ اہلِ درد

خط میں کل پہونچی ہے یہ فرمائشِ مظہر مجھے
اور اے مختار چندے داستانِ اہلِ درد

۲۹ ستمبر کو یوم التبلیغ پوری سرگرمی سے منایا جائے

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد عورت کا فرض ہوگا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کیلئے صرف کریں۔

جس جگہ ہو سکے جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں اشتہارات و کتب وغیرہ کے ذریعہ ہر غیر احمدی کو پیغام حق پہونچایا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قصیدہ "شاہ نعمت اللہ ولی" کے متعلق

اخبار "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۱)

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اخبار "احسان" کے ایک مضمون کے جواب میں مَیں نے ۱۴ جون ۱۹۳۵ء کے "الفضل" میں لکھا تھا۔ کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کا یہ شعر

ا۔ ح۔ م۔ دال مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی کتاب اربعین سے نقل کیا ہے۔ اور اس پر مدیرؔ "احسان" نے حضور پر تحریف کا جو مکروہ الزام لگایا ہے۔ وُہ سراسر بہتان۔ اور کذب صریح ہے۔ اس کے جواب میں ایک شخص یاس و قنوط کے پیکر حسرت نے ایک طول طویل مضمون ۱۴ قسطوں میں شائع کیا ہے اس کی طوالت کا باعث علمی موشگافیاں نہیں بلکہ بے جا تکرار اور بعض بیہودہ اور لایعنی فقرات ہیں جن کا نفس موضوع سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ پھر اس قصیدہ کے متعلق جو اعتراضات "حسرت" نے نقل کئے ہیں۔ وُہ سب چودھری محمد حسین صاحب ایم اے کے رسالہ "کاشف مغالطہ قادیانی" کے شرمندۂ احسان ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم پر حملہ

حسرت صاحب نے شروع مضمون میں حضور کو اور حضور کی جماعت کو جاہل اور علم ادب سے بے خبر ٹھیراتے ہُوئے لکھا ہے:۔

"مرزا غلام احمد صاحب کی کم سوادی مسلّم ہے۔ انہوں نے نہ تو ادب کی کتابیں پڑھیں۔ نہ علوم متداولہ پر نظر ڈالی۔ قرآن سے ان کی بے خبری کا یہ حال تھا۔ کہ آیاتِ قرآنی کو غلط لکھ جایا کرتے تھے۔ اور ان کے معنی غلط کرتے تھے قد انزل اللہ علیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم اٰیات اللہ کو انہوں نے انزل ذکرا و رسولا لکھدیا۔۔۔۔۔۔ حدیث کے معاملہ میں ان کی بے خبری کا یہ حال تھا کہ ضعیف اور صحیح احادیث میں قطعاً امتیاز نہیں کر سکتے تھے"۔

چونکہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام بھی انہی مقدسین کی جماعت کے ایک ممتاز فرد ہیں۔ جو خدا کی طرف سے دُنیا کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ لہٰذا ابنائے دُنیا نے اپنی بے بصری اور کور باطنی کے باعث اس پاک گروہ کو ہمیشہ کم علم۔ جاہل اُمّی۔ اور علوم متداولہ سے بے خبر کہا ہیں اگر حسرت اور دوسرے مدعیانِ علم حضور کو جاہل ٹھیرائیں۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے ان کا یہ ناپاک اعتراض نیا نہیں۔ ان سے پہلے پرستارانِ طاغوت بارہا یہ اعتراض کر چکے ہیں۔ چنانچہ فرعون حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں کہہ چکا ہے۔ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ (زخرف) میں اس شخص سے بہتر ہوں۔ جو ذلیل و رذیل ہے اور اپنے مافی الضمیر کو بھی اچھی طرح بیان نہیں کرسکتا؟ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہا۔ یَا شُعَیْبُ مَا نَفْقَہُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ (ہود) بقول پروفیسر الیاس برنی کہ اے شعیب "تیری باتوں میں اس درجہ تضاد اور التباس اور ابہام ہے۔ کہ اکثر مباحث بھول بھلیاں نظر آتے ہیں۔ کہ عقل حیران اور طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔ کچھ سمجھ ہی نہیں آتی۔ کہ تم کہتے کیا ہو" یا بقول چراغ حسن حسرت قوم شعیب نے کہا۔ "سبحان اللہ۔ کس قدر الجھی ہُوئی اور ژولیدہ تقریر ہے الفاظ مفہوم سے یکسر بیگانہ۔ معانی سے قطعاً بے نیاز"۔ "نہ الفاظ میں ربط۔ نہ معانی میں توازن" اس لئے ہم آپ کی بہت سی باتیں نہیں سمجھتے:۔

الغرض ایک امت نے نہیں۔ بلکہ تمام قوموں نے خدا کے پاک فرستادوں کو اپنے مقابلہ میں جاہل ہی قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ (المؤمن) کہ جب کبھی ہمارے رسول لوگوں کے پاس واضح دلائل لے کر آئے۔ وُہ اپنے علم پر نازاں ہُوئے۔ اور انہوں نے ان سفیرانِ الٰہی کے متعلق حسرت کی طرح کہا۔ سبحان اللہ کس قدر الجھی ہُوئی اور ژولیدہ تقریر ہے۔ نہ الفاظ میں ربط۔ نہ معانی میں توازن" لیکن بخدا ابناءِ دُنیا کی عبارت آرائیاں اور رنگین بیانیاں۔ اور غلوِ خیال کی آسمان پیمائیاں خدا تعالےٰ کے فرستادوں کی سادہ عبارتوں اور عام فہم الفاظ کے مقابلہ میں ہیچ ہیں کیونکہ وُہ ایک خدا رسیدہ کے قلب صافی کی گہرائیوں سے نکلے ہُوئے رُوح پرور کلمات اور ایمان آفرین فقرات ہوتے ہیں۔ ہم اس جہان کی ادب نوازیوں اور زبان کی چالاکیوں کو کیا کریں۔ جو دلوں کو صیقل کرنے کی بجائے ان پر زنگ چڑھا دیتی ہیں۔ اور مقصودِ حقیقی کے حصول میں حجاب بن کر رہ جاتی ہیں:۔

حسرت جیسے ہمچو من دیگرے نیست کا باطل دعوےٰ کرنے والے جن کے دل مردار دُنیا کی ہزار ہا آلائشوں سے ملوّث ہیں۔ ان کی بازاری تحریریں مومنوں پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوسکتیں۔ وُہ لاکھ کہیں۔ کہ مرزا صاحب علوم متداولہ سے بے خبر تھے۔ لیکن دُنیا کے دل مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان نہایت سلیس اور عام فہم ہے جسے ہر طبقہ کا آدمی۔ تعلیم یافتہ ہو۔ یا اَن پڑھ بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ تصنع اور تکلف سے حضور کا کلام بالکل پاک ہے یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کے کلام میں غیر معمولی تاثیر ہے۔ ایک ایک فقرہ زندگی بخش ہے اور حضور کے ایک ایک لفظ میں خدا نے وہ اثر ڈالا ہے جس نے ہزار ہا زنگ آلود اور تاریک دلوں کو منور کر دیا۔ ؎

خوش بیانی نے تری قطرہ کو دریا کردیا
دل کو روشن کر دیا۔ آنکھوں کو بینا کردیا

مثلاً حضور اللہ تعالےٰ سے نشان نمائی کے متعلق درخواست کرتے ہُوئے۔ اپنے توکل اور عشق و محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں

"میری رُوح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسے پرواز کرتی ہے۔ جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں۔ اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں"۔ (اشتہار ۵۔ نومبر ۱۸۹۹ء)

ایک جگہ آفتاب اسلام کے اپنے پورے کمال کے ساتھ دوبارہ طلوع ہونے کے لئے قربانیوں کی ضرورت کا احساس ان الفاظ میں کراتے ہیں:۔

"ضرور ہے۔ کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم اپنے سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وُہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی۔ اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے (فتح اسلام صفحہ ۱۸)

غرض کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں نور کی ادنےٰ سی جھلک موجود ہے۔ اس امر سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی پاک تحریروں نے سینکڑوں زنگ آلود۔ دلوں کو صاف کیا۔ اور ہزار ہا تاریک قلوب کو روشنی بخشی اور لاکھوں نے حضور کی ایمان پرور تحریروں کو پڑھ کر گناہوں سے توبہ کی۔ غرضیکہ آپ کی زوردار تحریروں نے دُنیا کی کایا پلٹ دی یہاں تک کہ اہل زبان بھی آپ کے زورِ قلم کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا۔ اور جب وُہ لکھنے بیٹھتا تو جچے تُلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی۔ کہ بیان سے باہر ہے" (کرزن گزٹ دہلی مورخہ یکم جون ۱۹۰۸ء)

اخبار وکیل امرتسر نے ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں لکھا۔ "غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتابیں مرزا صاحب نے تصنیف کیں۔ ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہُوا۔ وُہ اب تک نہیں اترا۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلموں کو مرعوب کر دیا۔ اور اسلامیوں کے دل بڑھا دیئے"۔

۳۔ ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء میں بمقام آگرہ آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا ستائیسواں اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں خواجہ غلام الثقلین صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے اردو کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان لوگوں کی صفِ اول میں شمار کیا۔ جن کا آج اردو زبان میں بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً پروفیسر آزاد۔ مولانا حالی۔ داغ۔ امیر۔ جلال۔ سر سید احمد خان وغیرہ۔ دیکھو رپورٹ اجلاس مذکور ص۷۶ اور ص۷۷ پر آپ کو اردو زبان کے اعلےٰ انشا پردازوں میں لکھا ہے۔ پس اگر حسرت صاحب آج حضرت اقدس پر یہ اعتراض کریں۔ کہ آپ نے علم ادب کی کتب نہیں پڑھیں۔ اور آپ محض اُمّی تھے۔ تو اس میں حضور کی کوئی کسرِ شان نہیں۔ جبکہ تمام انبیاء کا امام و مقتدا بھی اُمّی محض تھا (صلی اللہ علیہ وسلم)

امیِّ مطلق ہوں خیر المرسلیں
عالم و فاضل ہو شیطانِ لعیں

اللہ تعالےٰ جن لوگوں کو دُنیا کی اصلاح کے لئے چنتا ہے۔ انہیں خود اپنی ذات سے علم بخشتا ہے۔ اور وہ علم اکتسابی نہیں ہوتا۔ بلکہ آسمانی معلم سے ملتا ہے اور فرزندگانِ طاغوت جو خشک علم پر نازاں ہو کر مامورینِ الٰہی کو جاہل اور بے علم کہتے ہیں۔ دراصل خود پرلے درجہ کے جہلِ مرکب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ لہٰذا نور کو تاریکی سے شناخت کرنے کی بصیرت ان سے سلب کر لی جاتی ہے

قرآن مجید کی آیات غلط لکھنے کا جواب

حضرت اقدس بشر تھے۔ اور سہو و نسیان جو لازمۂ بشریت ہے۔ آپ اس سے مبرّا نہ تھے۔ مصنفین خوب جانتے ہیں۔ کہ بعض اوقات صحیح بات یاد نہ رہنے کی بناء پر غلطی ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات کاتب سے الفاظ آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اور بعض وقت لغزشِ قلم ہو جاتی ہے۔ اور کچھ کا کچھ لکھا جاتا ہے۔ چونکہ حضرت اقدس شب و روز تالیف و تصنیف کا کام کرتے تھے۔ اس لئے بعض آیات حضور سے بسبب سہو غلط لکھی گئیں۔ جس سے حضور کی قرآن دانی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اول اس لئے کہ یہی آیات بعض دوسری جگہ آپ کی تحریرات میں صحیح لکھی ہوئی ہیں۔ دوسرے اس میں ایک یہ حکمت بھی تھی۔ کہ تا آئندہ آنیوالی نسلوں پر حضور کی بشریت پر یہ ایک دلیل ہو۔ اور وہ حضور کو خدا یا خدا کا بیٹا نہ سمجھیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح ناصری کے ساتھ ہوا۔

طرفہ یہ ہے۔ کہ حسرت صاحب جس غلطی کا الزام حضور کو دے رہے ہیں۔ خود بھی اس غلطی سے محفوظ نہیں رہے۔ چنانچہ آپ نے اسی آیت کو "قد انزل اللہ علیکم" لکھا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں "الیکم" ہے۔ پس آپ تو ایک آیت بھی درست نہ لکھ سکے۔ حضرت رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ انما انا بشر انسیٰ کما تنسون۔ کہ میں بھی ایک بشر ہوں۔ اور بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ اسی طرح صحیح مسلم میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں ایک شخص سے قرآن مجید سُن رہے تھے۔ تو فرمانے لگے۔ خدا کی قسم اس شخص نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی۔ جو میرے حافظہ میں نہ تھی۔ یا فرمایا مجھے بھول گئی تھیں۔ پس بسبب سہو و نسیان بعض آیات کا غلط لکھا جانا ہرگز قابلِ اعتراض نہیں۔ ہاں دانستہ آیات کا غلط لکھنا ضرور قابلِ اعتراض ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نسبت کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ آپ جان بوجھ کر آیات غلط لکھتے تھے۔

پھر اگر کسی آیت میں کتابت کی غلطی واقعہ ہونے سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی علمیت پر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ اور اُسے آپ کی "قرآن سے بے خبری" قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو چراغ حسن صاحب حسرت اور تمام ادارۂ احسان کے متعلق کیا کہا جائیگا جن کے اخبار میں نہایت معمولی الفاظ بھی غلط لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً ۷ر مارچ ۳۵ء کے احسان میں "طوفان نوع" لکھا۔ اور ۶ر مارچ کے اخبار میں "ایک سکھ سپاہ کی ہلاکت" لکھا۔ حالانکہ یہ املا کی ایسی شرمناک غلطیاں ہیں۔ جو کوئی بچہ بھی شاید ہی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حدیث دانی پر حملہ کا صرف یہی جواب کافی ہے۔ کہ حضور نے چودھویں صدی کے اہل حدیث کی طرح ہر قسم کی رطب و یابس احادیث کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ حدیث کے متعلق جو اصول آپ نے بیان فرمائے ہیں۔ وہ نہایت صحیح اور افراط و تفریط سے مبرا ہیں۔ اگر اسلام کے مختلف فرقے اُن پر کاربند ہوں۔ تو تمام اختلاف ایک دن میں مٹ سکتا ہے۔ حسرت صاحب چونکہ حضور کی کتب سے یکسر بیگانہ اور ناواقف ہیں۔ اس لئے جو چاہیں لکھیں لیکن جن لوگوں نے حضور کی تحریرات کو پڑھا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ کو جہاں قرآن فہمی میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ وہاں احادیث دانی اور ضعیف حدیث کو صحیح سے الگ کر دینے کا بھی آپ میں ایک خاص ملکہ تھا۔ اور اس کے لئے حضور کے بیان کردہ قواعد سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علم حدیث کے کتنے ماہر تھے۔

(باقی)

آل انڈیا نیشنل لیگ کے احکام کے مطابق یوم مسجد شہید گنج

کس طرح منایا گیا؟

مختلف مقامات کی نیشنل لیگوں کی طرف سے یوم مسجد شہید گنج منانے کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

پاکپٹن

پاکپٹن ۲۰ر ستمبر۔ نیشنل لیگ پاکپٹن نے یوم مسجد شہید گنج سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ منایا۔ اور زیر صدارت چودھری نذیر احمد صاحب پلیڈر جلسہ عام کیا۔ جس میں چودھری غلام احمد صاحب خانصاحب ایڈووکیٹ نے ایک گھنٹہ پرجوش تقریر کی! اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ یہ جلسہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق دلی صدمہ محسوس کرتا ہوا اس کے خلاف اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور اسے واگذار کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کی جاتی ہے:

چک جھمرہ

چک جھمرہ ۲۱ر ستمبر۔ اس علاقہ کے مسلمان زمیندار سیاہ جھنڈیاں لئے ہوئے علی آباد میں جمع ہوئے۔ جہاں زیرِ اہتمام نیشنل لیگ جلسہ منعقد کیا گیا۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقریر کی۔ جس میں مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق حالات بیان کئے۔ اور متفقہ طور پر گورنمنٹ کے رویہ کے متعلق قرارداد پاس کی گئی:

حیدر آباد دکن

حیدر آباد ۲۱ر ستمبر۔ نیشنل لیگ حیدر آباد اور سکندر آباد نے پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کے حکم کے مطابق یوم مسجد شہید گنج پوری سرگرمی سے منایا:

لدھیانہ

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نے ۱۸ر ستمبر ۳۵ء بوقت شب مسلمانانِ لدھیانہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں ایک ولولہ انگیز تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ ہندوؤں سے اشیا خریدنے سے پرہیز کریں۔ آپس میں متحد ہوں۔ اور ۲۰ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو یوم مسجد شہید گنج منائیں۔ حاضرین نے حلفیہ اقرار کیا۔

آج مسجد شہید گنج کے متعلق شہر میں شاندار یوم احتجاج منایا جا رہا ہے۔ احرار نے اپنے عمل سے آج بھی ثابت کر دیا۔ کہ ان کے دل میں مسلمانوں کے غم و اندوہ کی بالکل وقعت نہیں۔ مسلمانانِ لدھیانہ نے سوائے چند احراریوں کے شاندار یوم احتجاج منایا۔ تانگہ والوں نے تانگوں پر اور سائیکل والوں نے سائیکلوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائیں۔ اور دوکانوں مکانات پر سیاہ جھنڈیاں نصب کیں۔ عام طور پر سیاہ بلے لگائے ہر مسلمان نظر آ رہا ہے۔ لیکن احرار اس موقعہ پر بھی اپنی رنگ رلیوں میں مگن رہے۔

مسجد شہید گنج کے متعلق یوم احتجاج میں جماعت احمدیہ کے مرد و زن اور بچوں تک نے حصہ لیا۔ اور آل انڈیا نیشنل لیگ کے احکام کے مطابق مقامی نیشنل لیگ نے اس "یوم احتجاج" کو شاندار طور پر منایا:

ترجمانِ احرار "مجاہد" کے "ادارۂ تحریر" کے عجائبات

جب سے احرار نے اپنا ترجمان "مجاہد" جاری کیا ہے۔ اسی وقت سے میں اس کے "ادارۂ تحریر" کے عجائبات نہایت حیرت اور استعجاب کی نظر سے دیکھ رہا ہوں۔ اور حیران ہوں۔ کہ وہ لوگ جن کو آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی راہنمائی کا دعوےٰ ہے۔ جو تمام دنیا کے مسلمانوں کی حفاظت اور امداد کے ادعا کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور جو اٹھتے بیٹھتے یہ بڑ ہانکے جا رہے ہیں۔ کہ ہم مرزائیوں کو مٹا کر دم لیں گے۔ ان کے واحد ترجمان کی یہ حالت کہ اس کا "ادارۂ تحریر" چیستاں بنکر رہ گیا ہے۔ اور کسی بھلے مانس کو نہیں۔ بلکہ کسی احراری کو "مجاہد" کی کرسیٔ ادارت پر قرار نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ احرار میں سے ہر ایک اپنے آپ کو افلاطون زمان سمجھتا ہے۔ اور ہر ایک کی خواہش ہے۔ کہ دنیا پر اپنی قابلیت کا سکہ وہی بٹھائے۔ اس لئے ان میں سے ادارت مجاہد کے معراج پر جو شخص پہونچ جاتا ہے۔ اسے دوسرا کہنی مار کر نیچے گرا دیتا ہے۔ اور خود اس کی جگہ براجمان ہو جاتا ہے اور یہی عمل اس وقت تک جاری ہے۔ یا پھر آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند میں سے ابھی تک کوئی ایک فرد بھی احرار کو ایسا نہیں مل سکا۔ جو "مجاہد" کے سے ذلیل اخبار کو ایڈٹ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اس لئے آئے دن انہیں ادارۂ تحریر میں تغیر کرنا پڑتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ہو۔ احرار کی حالت عبرتناک نہیں بلکہ شرمناک ظاہر ہو رہی ہے۔ بہر حال "مجاہد" کے ادارۂ تحریر کے جن عجائبات نے مجھے مبتلائے حیرت کر رکھا ہے۔ ان کا مختصر طور پر ذیل میں ذکر کرتا ہوں۔

۸ ؍ اگست کو "مجاہد" کا پہلا پرچہ "ترجمانِ احرار" بن کر نکلا۔ لیکن اس کی پیشانی پر جلد ۲ نمبر ۵۵ لکھا گیا۔ گویا کہ مجاہد ڈیڑھ سال سے جاری ہے۔ حالانکہ اسی پرچہ میں "راہنمایانِ احرار کی اپیل" جو شائع ہوئی اس میں لکھا ہے۔ کہ "چونکہ تمام اخبارات مجلس احرار کے خلاف منظم طریقے سے پروپیگنڈا کرنے کے لئے متحد ہو گئے ہیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسی ہفتہ میں مجلس کا اپنا اخبار روزانہ "مجاہد" کے نام سے جاری کیا جائے"۔

اب یہ بات عقل و سمجھ سے بالا ہے۔ کہ پہلے ہی دن کتم عدم سے باہر آ کر احرار کے اخبار نے اپنی پیشانی پر دوسری جلد اور ۵۵ نمبر کیونکر لکھ لیا۔ دراصل یہ پہلی فریب کاری اور دھوکہ دہی تھی۔ جو "مجاہد" کے پہلے ہی پرچہ میں کی گئی۔

اب آگے چلئے اس پرچہ پر ایڈیٹر کا نام "مولوی مشتاق احمد منشی فاضل" لکھا گیا۔ اور "دیوان پرنٹنگ پریس" میں چھپوایا گیا۔ گویا آٹھ کروڑ مسلمانوں کے راہنماؤں اور اسلام کے شیدائیوں کے "ترجمان" کا جنم ایک ہندو پریس کے ذریعہ ہوا۔ دوسرا پرچہ بھی اسی صورت میں شائع کیا گیا۔ لیکن تیسرے پرچہ کے وقت "ادارۂ تحریر" قائم کر کے اس کی ذیل میں "مولوی مشتاق احمد منشی فاضل" اور "مولوی غلام نبی مسلم بی۔ اے" کے نام ثبت کر دیئے گئے۔ اور اس سے اگلے ہی دن ۹ ؍ اگست کو "ادارۂ تحریر" میں ایک اور انقلاب عظیم واقعہ ہو گیا۔ یعنی "مولوی مشتاق احمد منشی فاضل" کو نیچے اور "مولوی غلام نبی بی اے" کو اوپر چڑھا دیا گیا۔ یہ صورت آٹھ دن تک قائم رہی۔ اس کے بعد ۱۰ ؍ اگست کو بیچارے "مولوی غلام نبی مسلم بی۔ اے" کو اڑا کر اس کی جگہ "ڈاکٹر حمیس الدین ایچ۔ ایم" کو دے دی گئی۔ اور "مشتاق احمد" بدستور نیچے کا نیچے رہا۔ مگر اس صورت کو بھی دو دن سے زیادہ قرار حاصل نہ ہوا۔ تیسرے دن یعنی ۲۲ ؍ اگست کو "ادارۂ تحریر" ہی اڑا دیا گیا۔ اور صرف حاشیہ پر قانونی پابندی کے ماتحت "مشتاق احمد مدیر طابع ناشر" لکھ دیا گیا۔ ۲۶ ؍ اگست تک یہ حالت رہی۔ ۲۸ ؍ اگست کو حاشیہ کی سطر کے علاوہ مگر حاشیہ پر ہی کسی قدر جلی قلم سے "ایڈیٹر مشتاق احمد" کے الفاظ نمایاں ہوئے۔ جو اگلے دن وہاں سے اچھل کر مجاہد کی پیشانی پر آ گئے۔ اور اس سے اگلے دن یعنی ۳۰ ؍ اگست کو کافی جگہ میں پھیل گئے۔ ۳۱ ؍ اگست کو اگرچہ انہیں پھر سمٹ جانا پڑا۔ لیکن پھر اس جگہ اس مضبوطی کے ساتھ جمے۔ کہ باوجود "ادارۂ تحریر" کے متواتر انقلابات کا شکار ہونے کے وہ کسی کے ہلائے ابھی تک نہیں ہلے۔ ان کو اسی جگہ قائم رکھتے ہوئے ۹ ؍ ستمبر سے پھر "ادارۂ تحریر" قائم کر کے اس میں "ڈاکٹر حمیس الدین" کا نام اوپر اور "مشتاق احمد" کا نیچے لکھ دیا گیا اور اس طرح "مشتاق احمد" تین جگہ یعنی حاشیہ پر۔ ادارۂ تحریر کے چوکھٹے میں اور "مجاہد" کے پہلو میں درج کر دیا گیا۔ لیکن ایک ہی دن کے بعد ۱۱ ؍ ستمبر کو "ادارۂ تحریر" سے "مشتاق احمد" کو مٹا کر وہ جگہ ڈاکٹر "حمیس الدین" کو دے دی گئی۔ اور اس کے اوپر "انعام اللہ خاں ناصر" لکھ دیا۔ مگر اگلے دن یعنی ۱۲ ستمبر کو "انعام اللہ خاں ناصر" کو حرف غلط کی طرح مٹا کر "مشتاق احمد" بنا دیا گیا۔ اور اس کے نیچے "ڈاکٹر حمیس الدین" کو جگہ دے دی گئی۔ اور اس وقت تک کہ یہ سطور لکھی جا رہی ہیں۔ یہی صورت برقرار ہے یہ تو وہ دلچسپ انقلابات ہیں۔ جو "مجاہد" کے ادارۂ تحریر پر چند روز کے اندر اندر آئے۔ اور جن کا پتہ ظاہری نقش و نگار دیتا رہے ہیں۔ مگر درونِ پردہ کی حقیقت اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہے اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو اس کے چہرہ سے بھی نقاب الٹ کر رکھ دی جائے گی۔ فی الحال صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ نہ صرف ادارۂ تحریر پر بلکہ مجاہد کی ہستی پر قبضہ و تصرف جمانے کی کوشش کرنے والوں میں ایک دوسرے کے حریف "علامہ حسین میر" اور "ماسٹر تاج الدین لدھیانوی" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک اسی سعی میں مصروف نظر آتا ہے۔ کہ لوگوں پر یہ ظاہر کرے کہ "مجاہد" کے سیاہ و سفید کے تمام اختیارات اسی کے قبضہ میں ہیں۔ ۱۰ ؍ ستمبر کو لاہور کے مسلمان اخبار نویسوں کا جو جلسہ دفتر "احسان" میں ہوا۔ اس میں بحیثیت ایڈیٹر "مجاہد" تاج الدین اور بحیثیت مالک "مجاہد" چودھری افضل حق شریک ہوئے۔ اور اس طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ "ادارۂ تحریر" محض نام کا ہی ہے۔ اصل ایڈیٹر تاج دین ہیں اور "مجاہد" مجلس احرار کا اخبار نہیں۔ بلکہ چودھری افضل حق کی ذاتی چیز ہے۔

ادھر علامہ حسین میر ہیں جو کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتے۔ اول اول وہ بقلم خود "حسین میر کاشمیری چیف پبلسٹی آفیسر مجلس احرار" کی شکل میں مجاہد کے صفحات پر نمودار ہوئے۔ اور اس طرح انہوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ احرار کی طرف سے جو کچھ شائع ہوتا ہے۔ اور خاص کر "مجاہد" میں جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اس کا اہتمام اور انتظام "حسین میر" کے قبضہ میں ہے۔ اس کے ایک دو دن بعد انہوں نے حلقہ احرار میں اپنا تعارف کسی قدر زیادہ وضاحت کے ساتھ کرانا ضروری سمجھا۔ چنانچہ انہوں نے لکھا۔

"آج کا مقالہ میں نے روک لیا ہے۔ اس میں اکثر جملے ایسے ہیں۔ جنہیں شائع کرنے سے پیشتر ذمہ وار اکابر کو دکھا لینا میری رائے میں ضروری ہے۔ چونکہ اس وقت اس غرض کی تکمیل قطعی طور پر ناممکن ہے۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ آج کے مقالہ کی اشاعت آئندہ پر ملتوی رکھوں"

خادم احرار حسین میر کاشمیری

گویا کسی چیز کا مجاہد میں شائع ہونا یا نہ ہونا حسین میر کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر وہ چاہیں تو مقدسین احرار کے "مقدس صحیفہ" میں صدر احرار کی خوشنودی کی خاطر ان کے وطن مالوف لدھیانہ سے آئی ہوئی یہ خبر بھی صفحہ اول پر شائع کر دیں کہ

"عین وقت پر بارش ہو جانے کی وجہ سے زمیندار پھولے نہیں سماتے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں انہوں نے موضع چھپر کے میلے میں شرکت کی۔ اور چھپر کا میلہ چار میل کے وسیع رقبہ تک پھیل گیا۔ برطانوی علاقہ میں کئی ایک مجلسیں منعقد کی گئیں۔ منڈی احمد گڑھ میں شراب اور قمار بازی کی بیشمار دوکانیں کھل گئیں۔ چنانچہ دوکانداروں نے شراب کے لائسنس کے لئے دو ہزار سات سو اور قمار بازی کے لائسنس کے لئے ساڑھے تین ہزار روپے خرچ کر دیئے"

اور چاہیں تو چیف ایڈیٹر کا لکھا ہوا مقالہ افتتاحیہ بھی روک دیں۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ادارۂ تحریر کی کیا ضرورت اور کیا حقیقت ہے۔

بہر حال کچھ ہو۔ یہ حالات نہایت ہی دلچسپ ہیں۔ اور ان سے دو باتیں بالکل واضح ہیں۔ ایک تو یہ کہ "مولوی مشتاق احمد" کوئی ایسی عجیب ہستی ہیں۔ کہ احرار کے لئے ان سے جان چھڑانا مشکل ہو گیا ہے۔ احرار نے ان کو "مجاہد" سے ہٹائے رکھنے کی جتنی زیادہ کوشش کی۔

انہوں نے اپنے قدم اسی قدر زیادہ مضبوطی سے جمائے۔ اور آخر احرار کو ان کے سامنے ہتھیار ڈال کر اپنی ہار ماننی ہی پڑی۔ چنانچہ اب "ادارہ تحریر" میں پہلا نام انہی کا درج ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ٹائٹل پر بھی دو اور جگہ ان کا نام ثبت ہوتا ہے۔ ان حالات میں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے تن تنہا تمام مجلس احرار کے جرانٹ اور زمانہ دیدہ ارکان کو چاروں شانے چت گرا دیا اور اپنے مقابلہ میں ان کی ایک نہیں چلنے دی۔

دوسری بات قابل توجہ یہ ہے کہ مجاہد احرار کا ترجمان ہے۔ ان کی زندگی کا واحد سہارا ہے۔ ان کا واحد آرگن ہے اس کے اہتمام اور انتظام میں ان کی تمام طاقتیں اور تمام کوششیں صرف ہو رہی ہیں روپیہ کی انہیں کمی نہیں۔ اور آٹھ کروڑ مسلمانوں پر قبضہ و تصرف حاصل ہونے کا انہیں ادعا ہے۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے مجاہد کی جو انتظامی حالت ہے۔ وہ ظاہر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک پرانا اور بوسیدہ فٹ بال ہے۔ جو بر سر راہ پڑا ہے۔ ایک شخص آتا ہے۔ اور پاؤں کی ٹھوکر سے اس کے پرزے اڑا جاتا ہے۔ پھر دوسرا آتا ہے۔ اور اسی فعل کا اعادہ کر کے چلا جاتا ہے۔ جن لوگوں کے واحد آرگن اور ترجمان کی چند روزہ زندگی میں یہ حالت ہو رہی ہو۔ ان کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ تمام مسلمانوں کی راہ نمائی اور ان کی قیادت کی کہاں تک قابلیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے دعووں پر کس قدر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

احرار کو دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ نہ صرف ہندوستان کی مذہبی و سیاسی گتھیاں صرف انہی کے ناخن تدبیر سلجھا سکتے ہیں بلکہ ساری دنیا کے عقدے وہی حل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ چودھری افضل حق بارہا یہ کہہ چکے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اپنی زندگی کے واحد سہارے اخبار مجاہد کے ادارہ تحریر کا انتظام ہی ان کے بس کی بات نہیں۔ اور یہ ایسی واضح اور کھلی بات ہے۔ کہ ہر شخص بآسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

آغا شاد کاشمیری

ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمہ کا فیصلہ

محمد اسمعیل پسر مولوی قطب دین صاحب مجرم قرار دیا گیا

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ شیخ احسان علی صاحب نے ایک استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند برخلاف محمد اسمٰعیل صاحب پسر مولوی قطب دین صاحب چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ جہاں یہ مقدمہ دو تین ماہ خراب ہوتا رہا اور کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ بالآخر شیخ احسان علی صاحب نے ضلع گورداسپور کے حکام کے جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے کی بنا پر عدالت عالیہ میں درخواست انتقال مقدمہ اس استدعا کے ساتھ دی۔ کہ مقدمہ کسی اور ضلع میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس درخواست پر آنریبل مسٹر جسٹس کری نے مقدمہ کو ضلع امرتسر میں منتقل کر دیا تھا۔ جہاں یہ عدالت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میں دائر رہا۔

۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء کو اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے ملزم کو مجرم قرار دیتے ہوئے اکاون روپے جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی تین ماہ قید کا حکم صادر کیا۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ شیخ احسان علی صاحب اس سزا پر مطمئن نہیں اور ایزادی سزا کے لئے مناسب چارہ جوئی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مخلصین جماعت کو ایفاء وعدہ کی یاد دہانی

مخلصین جماعت نے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے حضور کی تحریک جدید کے سلسلہ میں مطالبہ نمبر ۱۸ کے ماتحت وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش قادیان میں مکان بنانے کے لئے کریں گے۔ چنانچہ اس وعدہ کے ایفاء کے لئے ہر دوست نے اپنے اپنے حالات کے مطابق کوشش فرمائی ہوگی۔ لیکن مرکز سے بھی حضور کے اس مطالبہ کو پورا کرانے کے لئے دوستوں کی اس رنگ میں معاونت کی گئی تھی۔ کہ ایک ایسی تعاونی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جس کی غرض قادیان میں مکانات کی تعمیر تھی اور جس کے مختصر کوائف یہ ہیں۔

(۱) اس کمیٹی کے کم سے کم ۱۲۰ حصص ہونگے۔

(۲) ہر حصہ دار کو ایک حصہ کی رقم دس روپیہ ماہوار کے حساب سے دس سال تک ادا کرنی ہوگی۔

احباب کے لئے یہ ایک نادر موقعہ تھا۔ کہ اس طرح وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک میں عملی طور پر بآسانی شریک ہو جائیں۔ اور امید کی جاتی تھی۔ کہ مخلصین جماعت اس موقعہ سے جلد سے جلد فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے حصص خرید لیں گے لیکن افسوس ہے کہ باوجود نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائے جانے کے ابھی تک احباب نے پورے طور پر اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اب پھر اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اب احباب اس تحریک کی طرف کما حقہٗ توجہ فرماتے ہوئے جلد سے جلد اپنے فیصلہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائینگے۔ جس قدر جلد احباب کی طرف سے جواب ملیگا۔ اسی قدر جلد کمیٹی اپنا کام شروع کر کے احباب کو اس قابل بنا سکے گی کہ وہ عملی طور پر حضور کی تحریک کا جواب دے سکیں اور حضور کے منشاء عالی کو پورا کر سکیں۔

ناظر امور عامہ۔

گوجرانوالہ میں احرار کے "امیر شریعت" کی تواضع

گوجرانوالہ میں حال ہی میں احرار کے "امیر شریعت" کی جو تواضع ہوئی۔ اس کے متعلق اگرچہ نامہ نگار "الفضل" کی مفصل رپورٹ کئی دن ہوئے شائع کی جا چکی ہے تاہم ایک بھائی نے جو مختصر حالات لکھ کر بھیجے ہیں۔ وہ چونکہ نہایت ہی عبرت ناک ہیں۔ اس لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

۹ اور ۱۰ ستمبر کی درمیانی رات گوجرانوالہ میں مولوی عطاء اللہ کی تقریر تھی خاکسار نہایت مختصر الفاظ میں عطاء اللہ کا قبالی بیان جو اس نے ہزاروں کے مجمع میں دیا۔ عرض کرتا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ راولپنڈی میں میری سخت بےعزتی کی گئی ہے۔ اور میری پوتے تین سالہ بچی اور میری بیوی کا نام لے لے کر ہمارا بازار نہایت گندی گالیاں دی گئیں۔ ایسی گندی گالیاں کہ میں عورتوں کی موجودگی میں بیان بھی نہیں کر سکتا۔ پھر گالیاں دینے والے معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ خدا بخش اظہر۔ اور راجہ عبدالرحمن وغیرہ بڑے بڑے آدمی تھے ان ناموں کے علاوہ اس نے اور نام بھی لئے اللہ۔ اللہ۔ یہ وہ شخص ہے جس کی آج سے چند ہی روز قبل حد درجہ عزت ہوتی تھی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین کے خلاف گند بکنے کی پاداش میں آج اس قدر ذلت ہو رہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی مہین من اراد اہانتک۔ ہر ایک مخالف بد زبان کے متعلق پورا ہو کر ہمارے ایمانوں کو مضبوط اور تازہ کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ میں نہایت گڑبڑ مچی۔ اعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی رہی۔ اور عطاء اللہ بھٹیاریوں کی طرح تو تو میں میں کرتا رہا۔ خاص کر ایک شخص محمد حسن پہلوان نے تو اسے نہایت ہی تنگ کیا۔ آخر عطاء اللہ کو کہنا پڑا۔ کہ انکو کوئی سمجھائے اور میرا پیچھا چھڑائے مگر عطاء اللہ کے حواری پہلوان

دوستوں کی بیحد خواہش پر حیرت انگیز رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی مجرب ادویات جن کی فہرست درج ذیل ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۳۵ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے گئے۔ ان کو رعایت ملے گی۔ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھائیے۔ بعد میں کف افسوس ملنا ہوگا:۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین — اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اوّل تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پچش بخار۔ نمونیا۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گذرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد امام نور الدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے۔ نصف منگوانے پر عہ اس سے کم عہ فی تولہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

المشتھر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان:۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت توانائی کی دوست ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایکماہ کی خوراک۔ ۴۰ گولی ئے روپیہ رعایتی للعہ

تریاق معدہ

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ار رعایتی ۸ر علاوہ محصول وغیرہ:۔

نظام جان اینڈ سنز:۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر دھند۔ گکرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہر رعایتی عمر:۔ المشتھر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضلِ خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ار رعایتی ۸ر المشتھر۔ نظام جان اینڈ سنز

تریاقِ گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضلِ خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب وہ کنکر گھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہر:۔ المشتھر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نالوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی رہنے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا موہنہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عار۔ رعایتی عہر:۔

المشتھر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

یوم التبلیغ کیلئے

فی سینکڑہ ۵ر — تبلیغ کا نہایت آسان اور ارزاں طریقہ یہ ہے — فی سینکڑہ ۵ر

مندرجہ ذیل ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں منگا کر تقسیم کریں ۔ قیمت فی سینکڑہ ۵ر

فتح اسلام	وفاتِ مسیح	مسیح ناصری	مدعی مسیحیت
مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	بدلائل قرآن و حدیث	دوبارہ نہیں آسکتے	ماموریت کی شناخت
اس زمانہ کا مسیح موعود کون ہے؟	حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی	کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے	انبیاء علیہم السلام پر اعتراضات کا حل

مخالفین کی غلط بیانیوں کے ازالہ کے لئے

عقائد احمدیہ

نہایت ہی بہترین رسالہ ہے۔ جس میں احمدی جماعت کے عقائد در بارہ توحید، رسالت و اہل بیت کرام صحابہ کرام اولیاء کرام وغیرہ جملہ امور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش کرکے قیامت تک کے لئے معترضین کا منہ بند کر دیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت ار تھی اب ارزاں تبلیغ کے مقصد کو مد نظر رکھ کر اس رسالہ کی قیمت صرف ۲ر اور فی سینکڑہ آٹھ روپیہ کر دی ہے۔ آجکل خصوصیت سے اس رسالہ کی جس قدر اشاعت کیجائے تھوڑی ہے۔

مندرجہ ذیل تبلیغی رسائل و ٹریکٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے کلمات طیبات ہیں جو اپنے اپنے رنگ میں یکتا موتی ہیں۔ اور کلمہ حق پہنچانے کے لئے بہترین اور قیمتی خزانہ ہیں۔

زندہ نبی اصلی قیمت فی سینکڑہ عہ رعایتی ۸ر
کلمہ طیبہ پر تقریر اصل ۲ر رعایتی ۱۲ عدد فی روپیہ
اسلامی اصول کی فلاسفی ۲ر فی روپیہ ۱۰ عدد
در یتیم اردو مکمل جیبی سائز قیمت ار سینکڑہ ہے
تفسیر سورۃ والعصر رعایتی فی سینکڑہ دو روپیہ
اسلام اور یورپ کے علوم جدیدہ اصل ۳ر رعایتی ۳
ہنگامی اور مختلف مذاق والوں کو تبلیغ کے لئے مندرجہ ذیل رسائل و ٹریکٹ بیحد مفید ثابت ہوئے ہیں
تائید حق نہایت مؤثر اور دلچسپ ۵ر فیصد ہے
چیلنج در بارہ امام الزمان فی سینکڑہ ہے
اشتہار آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ فیصد ۸ر
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں فیصد ہے
احسانات مسیح موعود فی سینکڑہ عہ
احمدیہ جوبلی فنڈ ہمکاصل ۱۲ عدد فی روپیہ

قرآن کریم کے تمام الفاظ کی مکمل فہرست معہ حوالجات

مفتاح القرآن

کے نام سے چھپ کر تیار ہو گئی ہے جس میں قرآن کریم کے ہر لفظ کا حوالہ، رکوع، نمبر آیت، سورۃ اور پارہ کا دیا گیا ہے۔ اس میں خاص خصوصیت یہ بھی رکھی گئی ہے۔ کہ ہر لفظ کے سیاق و سباق کو واضح کرنے کے لئے ساتھ ساتھ آیتوں کے جملے بھی دے گئے ہیں۔ تاکہ الفاظ کے تلاش کرنے میں ذرا بھی دقت نہ رہے۔ نمونہ صفحہ پچھلے پرچہ میں دیا جا چکا ہے۔ صفحات ۸۵۰ کے قریب ہیں۔ قیمت مجلد کپڑا للعہ، مجلد مرا کو ھہ ر احباب جلد سے جلد اس نعمت کو حاصل کریں۔

بالکل نیا تحفہ

مجموعہ فتاویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام فتویٰ سے ایک ایک کرکے تمام اخبارات و رسائل وغیرہ سے از سر نو جمع کرکے مع حوالجات اصل مرتب کئے گئے ہیں۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ صدقہ۔ جنازہ و بیاہ۔ شادی رسم و رواج سود۔ شراب و شوت وغیرہ غرضیکہ دینی و دنیاوی تمدنی و معاشرتی تمام اہم امور کے متعلق جس قدر بھی حضرت صاحب نے جہاں کہیں فتویٰ فرمایا ہے۔ اس میں آ گیا ہے۔ حضرت صاحب کے طرز بیان سے ہی ایک ایسا عام اصول گر ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ کہ جسکی رو سے تمام چھوٹے چھوٹے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہ ضروری کتاب کا ہر احمدی کے گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔ قیمت عہ مجلد ۱ر

ذکر الٰہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا مشہور مضمون قیمت صرف ۲ر

سیرت مسیح موعود

مؤلفہ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ تبلیغی رنگ میں بہترین تحفہ ہے۔ فی سینکڑہ قسم اول آٹھ روپے (عہ)، قسم دوم فی سینکڑہ چھ روپے (عہ)

ہمدرد انہ تبلیغی خط مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فی سینکڑہ دو روپے (عہ)

پرانی تبلیغی جنتری جس میں بارہ دلائل وفات مسیح اور ۱۲ دلائل صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ہیں فی سینکڑہ صرف ایک روپیہ (عہ ر)

چشمہ صداقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست و پر معارف دلائل بھری تقریر بصداقت احمدیت۔ اصل قیمت ۶ر مگر بغرض یوم التبلیغ کی خاطر عہ فی سینکڑہ کر دی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے تمام **انعامی چیلنج** جو حضور نے مختلف موقعوں پر ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کو دئے۔ وہ سب کے سب ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ار ایک روپیہ کے ۲۵ عدد

بستان احمد معہ پانچ عدد فوٹو جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اردو نظمیں کلام محمود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ کی اردو نظمیں جمع کی گئی ہیں۔ قیمت مجلد صرف چودہ آنہ (۱۴ر)

ملنے کا پتہ:۔ **کتاب گھر۔ قادیان**

جبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو جان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے اور پھر کبھی نہیں ہوتی نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھئے قیمت بھی بہت کم ہے صرف دو روپیہ (عہ)

مقوی دوا

رقت۔ سرعت۔ قبض۔ دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا، درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے۔ معز ز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس، اس سے زائد اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ

ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ بیتوریاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانیکے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ:۔ ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

الفضل کی کتابت "شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ" سے کی جاتی ہے۔
شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی (رجسٹرڈ) جالندھر شہر پنجاب

باموقع زمین برائے فروخت

جدید محلہ دار الانوار۔ دار البرکات اور ریلوے سٹیشن کے قریب بر لب سڑک نہایت عمدہ موقع پر چند کنال زمین برائے فروخت موجود ہے۔ روپیہ کی چونکہ ضرورت ہے اس لئے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی صرف ۴۰۰ روپیہ کنال خواہشمند اصحاب بی معرفت مینجر الفضل خط و کتابت کریں۔

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲ر صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر۔ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لاہور ۲۰ ستمبر۔ مسجد شہید گنج کے متعلق یوم احتجاج امن وامان سے گذر گیا شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ اور شاہی مسجد میں اڑھائی لاکھ کے قریب مسلمانوں نے نماز جمعہ ادا کی۔ فریضہ نماز کی ادائگی کے بعد جلوس نکالا گیا۔ جس کی مثال پیش کرنے سے گذشتہ کئی سالوں سے لاہور کی تاریخ قاصر ہے۔ شام کے ساڑھے پانچ بجے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق بعض قراردادیں منظور کی گئیں۔ اختتام جلسہ پر سٹیج پر چڑھ کر ایک شخص نے اعلان کیا۔ کہ نماز کے بعد پھر جلسہ ہوگا جس میں احرار کے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کی جائے گی۔ اور درخواست کی۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن کو تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن ابھی اس نے اعلان ختم بھی نہ کیا تھا۔ کہ احرار مردہ باد کے نعرے سنائی دینے لگے۔ اور سٹیج پر چند اشخاص میں ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ دونوں طرف سے بید کی چھڑیوں اور گھونسوں کا کھلے طور پر استعمال ہوا۔ نیلی پوشوں نے کئی احرار لیڈروں کی اچھی طرح مرمت کی۔ اور ان کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

جنیوا ۲۱ ستمبر۔ لیگ آف نیشنز نے اٹلی اور ابی سینیا کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے جو تجاویز پیش کی تھیں اٹلی نے انہیں نامنظور کر دیا ہے۔ اٹلی کے اس رویہ سے جنیوا میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اٹلی کے اس فیصلہ نے جنگِ عظیم کے بعد یورپ میں ایک نہایت ہی پریشان کن صورتِ حالات پیدا کر دی ہے۔

شملہ ۲۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کوئٹہ میں کھدائی کے کام۔ حاجتمندوں کی امداد کے انتظام اور آئندہ موسم سرما میں سول آبادی کے قیام کے لئے ۳۵۰ جھونپڑیوں کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریبًا ایک کروڑ روپیہ خرچ آچکا ہے۔

پٹنہ ۲۱ ستمبر۔ بہار میں خوفناک سیلاب آیا ہوا ہے۔ بھاری بارش کی وجہ سے دربھنگہ میں پانی ہی پانی ہے۔ بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ مظفر پور میں پانی کی سطح ۹ فٹ ۴ انچ ہے۔ ریلوے لائن کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ پٹنہ میں بھی بارش ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ آج شام سردار نریندر سنگھ صاحب سٹی مجسٹریٹ۔ میر افضل خاں انچارج انسپکٹر پولیس تھانہ نولکھا اور لالہ سنت رام انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے مزار حضرت لکا کوشاہ کو منہدم کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۲۹۵/۲۹۷ تعزیرات ہند نو سکھوں کو گرفتار کیا۔ اور نولکھا تھانہ میں لیجا کر پانچ پانچ سو روپیہ کے مچلکوں پر رہا کر دیا۔ ان کا چالان شاید ۲۵ ستمبر کو کسی مجسٹریٹ کے روبرو کر دیا جائے گا۔ ان گرفتاریوں سے سکھوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ سر جیمز ٹیلر گورنر ریزرو بنک آج بحالی صحت کے لئے انگلستان روانہ ہو گئے اور سر سکندر حیات خاں نے بنک کی گورنری کا چارج لے لیا۔

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریزرو بنک کا دفتر یکم اکتوبر کو بمبئی سے کلکتہ میں منتقل کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ گورنمنٹ بنگال نے اخبارات کے نام ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں نظر بندوں کو صنعتی اور زراعتی تعلیم دینے کے متعلق گورنمنٹ کی سکیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زراعتی سکیم کا آغاز باغوں کے پودوں اور پھلوں کی کاشت سے کیا جائیگا۔ پچیس پچیس نظر بندوں کے تین کیمپ ہونگے۔ اور ان تینوں کیمپوں کا رقبہ ۱۵۰ ایکڑ ہوگا۔ ہر گروپ وہاں تین تین ششماہیاں رہے گا۔ اور اس دوران میں انہیں آزادانہ کام کرنے کے متعلق پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ صنعتی سکیم کا مقصد نظر بندوں کو چھوٹی چھوٹی صنعتوں مثلاً برتن بنانا۔ تانبے کا کام اور چھتریاں بنانا وغیرہ سکھانا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت پندرہ پندرہ نظر بندوں کے چودہ کیمپ بنائے جائیں گے۔ اور ان کیمپوں میں ٹریننگ کی میعاد ایک سال ہوگی۔ ان دونوں سکیموں کے لئے جتنے روپے کی ضرورت ہوگی۔ وہ گورنمنٹ دیگی ٹریننگ کے دوران میں کم از کم پابندیاں نظر بندوں پر عائد کی جائیں گی۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ "زمیندار" کی ضبطی ضمانت کے خلاف آج مولوی ظفر علی خاں صاحب نے بذریعہ ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی ہے۔ اپیل میں لکھا ہے۔ کہ جو مضامین شائع ہوئے ہیں۔ وہ پریس ایکٹ کی زد میں نہیں آتے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ ایم لاول وزیر اعظم فرانس نے سولینی کو تار دیا ہے۔ جس میں ان پر زور دیا ہے۔ کہ وہ لیگ کی تجاویز کو منظور کر لیں۔ "نیوز کرانیکل" کے بیان کے مطابق ایم لاول نے سولینی کو متنبہ کیا ہے۔ کہ مصالحت کے لئے جہاں تک جایا جا سکتا ہے۔ لیگ چلی گئی ہے۔ اور فرانس اس سے زیادہ اٹلی کی امداد نہیں کر سکتا ایم لاول نے مسٹر ایڈن کو بھی یقین دلایا ہے۔ کہ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو فرانس برطانیہ کے دوش بدوش کھڑا ہوگا۔

روم ۲۰ ستمبر۔ اٹلی کی افواج کی دو پلٹنیں جن میں ۳۵۰۰ ہزار نوجوان ہیں لا پتہ ہیں یہ فوج ۱۷-۱۸ جولائی کو جہازوں پر سوار ہو کر بظاہر مشرقی افریقہ کو روانہ ہوئی تھی۔ ان جہازوں کو اب تک نہر سویز میں پہونچ جانا چاہئے تھا۔ مگر ابھی تک ان جہازوں میں سے ایک بھی پورٹ سعید نہیں پہونچا فوجیوں کی گمشدگی کے متعلق انٹرویو کئے جانے پر گورنمنٹ کے ایک سرکردہ افسر نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ کہ ہر ہٹلر برطانیہ سے قرض لینا چاہتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ برطانیہ سے ۲۰ کروڑ اور اتنی ہی رقم ریاستہائے متحدہ سے لینے کی تجویز کر رہی ہے۔ جرمنی کے ذمہ پہلے بھی برطانیہ کا ۸۶ کروڑ پونڈ ہے

مالیر کوٹلہ ۲۰ ستمبر۔ آج مالیر کوٹلہ میں ہندوؤں کی ہڑتال کا ۸۲ واں دن ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب تک ہندوؤں کی شکایات دور نہ ہونگی۔ ہڑتال کا کھلنا مشکل ہے۔ ہندو مالی لحاظ سے تباہ ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۰ ستمبر۔ کلکتہ گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن شائع ہوا ہے۔ جس کے رُو سے شہر اور ارد گرد کے کسی پبلک مقام پر کسی شخص کو بلا لائسنس خنجر تلوار۔ برچھی لاٹھی۔ بندوق یا کوئی اور ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت ہوگی۔ یہ حکم نومبر ۳۵ء سے لیکر ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک جاری رہیگا

جنیوا ۲۰ ستمبر۔ اشوریوں کے آباد ہونے کے سوال کا حل اب ہونے والا ہے عراق کے وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ عراق انہیں آباد کرنے کے لئے ۲½ لاکھ پونڈ ادا کرنے کو تیار ہے۔ اب یہ تمام سکیم لیگ کے کمیشن کے سامنے رکھی جائیگی۔

کوئٹہ ۲۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست قلات کے کرد سردار کے بھائی میر یار محمد خاں آف قلات کل شام دشت کے مقام پر گولی مار کر ہلاک کر دیئے گئے۔ کردوں نے انتقامًا قاتل حاجی بارات کو اسی وقت ہلاک کر دیا۔

لاہور ۲۰ ستمبر۔ سر فیروز خاں نون نے جن کی تحویل میں مذہبی اوقاف بھی ہیں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا کہ حکومتِ پنجاب نے بہت سے غور وخوض کے بعد مسلم مقابر کے تحفظ کی خاطر مسودۂ قوانین مرتب کر لیا ہے۔ چند ایام تک اسے چھپوا کر شائع کر دیا جائیگا۔ تجویز یہ ہے کہ مجلس آئین ساز پنجاب میں متذکرہ مسودہ پیش کیا جائے۔

شملہ ۱۹ ستمبر۔ حکومتِ ہند نے ریاست میسور کو یہ اجازت دی ہے۔ کہ وہ انند پورم اور ساگر کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرے۔ یہ سولہ سو بائیس میل کا فاصلہ ہے۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی